قادیانی تیس جھوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں کی علمائے امت نے ہر پہلو سے قلعی کھول دی ہے، اور کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا، انبیأ کرام علیہم السلام اور ان کے سچے وارثوں کا بنیادی وصف صدق و راست گفتاری ہے، نبی کی زبان پر کبھی خلاف واقعہ بات آہی نہیں سکتی، اور جو شخص جھوٹ کا عادی ہو وہ نبی تو کجا شریف آدمی کہلانے کا بھی مستحق نہیں۔

جو لوگ نبوت و رسالت یا مجددیت و مہدویت کے جھوٹے دعوے کرتے ہیں، حق تعالیٰ شانہ ان کی ذلت و رسوائی کے لئے ان کا جھوٹ ان ہی کی زبان سے کھول دیتے ہیں، شیخ مُلاّ علی قاریؒ ''شرح فقہ اکبر'' میں لکھتے ہیں:

''ما من احد ادعی النبوة من الکذابین الا وقد ظهر علیه من الجهل والکذب لمن له ادنیٰ تمییز بل وقد قیل: ما اسر احد سریرۃً الا اظهر الله علی صفحات وجهه وفلتات لسانه.'' (شرح فقہ اکبر ص:۲۷ طبع مجتبائی)

ترجمہ:...... ”جھوٹے لوگوں میں سے جس نے بھی
نبوت کا دعویٰ کیا، اللہ تعالیٰ نے معمولی عقل وتمیز کے شخص پر بھی
اس کا جہل و کذب واضح کردیا، بلکہ کہا گیا ہے کہ جس نے بھی
اپنے دل میں کوئی بات چھپائی، اللہ تعالیٰ نے اس کے چہرے پر
اور زبان کی گفتگو میں اس کو ظاہر کر کے چھوڑا۔“

راقم الحروف نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ مرزا کی تحریر میں سچائی اور راستی کا تلاش کرنا کارِ عبث ہے، بڑے بڑے جھوٹے بھی کبھی سچی بات کہہ دیتے ہیں، لیکن مرزا نے گویا قسم کھا رکھی ہے کہ وہ کلمہ طیبہ بھی پڑھے گا تو اس میں اپنے جھوٹ کی آمیزش ضرور کرے گا۔ پیش نظر مقالہ میں بطور نمونہ مرزا کے تیس جھوٹ ذکر کئے گئے ہیں، دس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر، دس حق تعالیٰ شانہ پر، اور دس حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔

آنحضرتؐ کی ذات گرامی پر مرزا کے دس جھوٹ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی غلط بات کو منسوب کرنا خبیث ترین گناہ کبیرہ ہے، احادیث متواترہ میں اس پر دوزخ کی وعید آئی ہے، اور جس شخص کے بارے میں معلوم ہوجائے کہ اس نے ایک بات بھی جھوٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی ہے، وہ مفتری اور کذاب ہے، اور اس کی کوئی بات اور کوئی روایت لائق اعتماد نہیں رہتی۔

مرزا غلام احمد قادیانی اس معاملہ میں نہایت بے باک اور جری تھا، وہ بات بات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا پردازی کرنے کا عادی تھا، یہاں اس کی دس مثالیں پیش کرتا ہوں:

ا:...... ”انبیائے گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر مہر

لگادی کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر ہوگا اور نیز یہ
کہ پنجاب میں ہوگا۔" (اربعین نمبر:۲ ص:۲۳)

انبیاً گزشتہ کی تعداد کم وبیش ہے، ان کی طرف مرزا نے دو باتیں منسوب کی ہیں، مسیح کا چودھویں صدی کے سر پر آنا، اور پنجاب میں آنا، اور یہ نسبت خالص جھوٹ ہے، اس طرح مرزا نے صرف ایک فقرہ میں ڈھائی لاکھ جھوٹ جمع کرنے کا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

نوٹ:...... پہلے ایڈیشن میں انبیاً گزشتہ کا لفظ تھا، بعد میں اس کی جگہ "اولیاً گزشتہ" کا لفظ کردیا گیا، اس تحریف کے بعد بھی جھوٹ کی سنگینی میں کچھ کمی نہیں ہوئی۔

۲:...... "مسیح موعود کی نسبت تو آثار میں یہ لکھا ہے کہ
علماً اس کو قبول نہیں کریں گے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص:۱۸۶، روحانی خزائن ج:۲۱ ص:۳۵۷)

آثار کا لفظ کم از کم تین احادیث پر بولا جاتا ہے، حالانکہ یہ مضمون کسی حدیث میں نہیں۔

۳:...... "ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ (مسیح موعود) صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا ...... اور لکھا تھا کہ وہ اپنی پیدائش کی رو سے دو صدیوں پر اشتراک رکھے گا اور دو نام پائے گا، اور اس کی پیدائش دو خاندان سے اشتراک رکھے گی، اور چوتھی دوگونہ صفت یہ کہ اس کی پیدائش میں جوڑے کے طور پر پیدا ہوگا، سو یہ سب نشانیاں ظاہر ہوگئیں۔"

(ضمیمہ براہین پنجم ص:۱۸۸، روحانی خزائن ج:۲۱ ص:۳۵۹)

اس فقرہ میں مرزا نے چھ باتیں احادیث صحیحہ کی طرف منسوب کی ہیں،

حالانکہ ان میں سے ایک بات بھی کسی ''حدیث صحیح'' میں نہیں آئی، اس لئے اس فقرے میں اٹھارہ جھوٹ ہوئے۔

۴:......''ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے ملکوں کے انبیاءؑ کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گزرے ہیں اور فرمایا کہ: ''کان فی الهند نبیا اسود اللون اسمه کاهنا.'' یعنی ہند میں ایک نبی گزرا جو سیاہ رنگ کا تھا اور نام اس کا کاہن تھا، یعنی کنہیا جس کو کرشن کہتے ہیں۔''

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص:۱۰، روحانی خزائن ج:۲۳ ص:۳۸۲)

مرزا کی ذکر کردہ حدیث کسی کتاب میں موجود نہیں، اس لئے یہ خالص افتراءٌ ہے، ظالم کو عربی کی صحیح عبارت بھی نہ بنانی آئی، ''سیاہ رنگ'' شاید اپنی تصویر دیکھ کر یاد آ گیا۔

۵:......''اور آپ سے پوچھا گیا کہ زبان پارسی میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا ہے تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبانِ پارسی میں بھی اترا ہے، جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے: ایں مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم۔''

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص:۱۰، روحانی خزائن ج:۲۳ ص:۳۸۲)

یہ مضمون بھی کسی حدیث میں نہیں، خالص جھوٹ اور افتراءٌ ہے۔

۶:......''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہئے کہ بلاتوقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔''

(اشتہار مریدوں کے لئے ہدایت مؤرخہ ۱۲/اگست ۱۹۰۷ء)

وبا کی جگہ کو بلاتوقف چھوڑ دینے کا حکم کسی حدیث میں نہیں، یہ خالص مرزائی جھوٹ ہے، بلکہ اس کے برعکس حکم ہے کہ اس جگہ کو نہ چھوڑا جائے:

”واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منہ.“ (متفق علیہ مشکوٰۃ ص:۱۳۵)

۷:...... ”افسوس ہے کہ وہ حدیث بھی اسی زمانہ میں پوری ہوئی جس میں لکھا تھا کہ مسیح کے زمانہ کے علماء ان سب لوگوں سے بدتر ہوں گے جو زمین پر رہتے ہیں۔“

(اعجاز احمدی ص:۱۳، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۱۲۰)

مسیح کے زمانہ کے علماء کے بارے میں یہ بات ہرگز نہیں فرمائی گئی، یہ ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے اور دوسری طرف علمائے امت پر صریح بہتان ہے۔

۸:...... ”چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی، جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا، اس لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیش گوئی آج پوری ہوگئی۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص:۴۰، روحانی خزائن ج:۱۱ ص:۳۲۴)

”چھپی ہوئی کتاب“ کا مضمون کسی ”صحیح حدیث“ میں نہیں، لطف یہ ہے کہ مرزا نے اپنے تین سو تیرہ اصحاب کے جو نام ازالہ اوہام میں لکھے تھے، ان میں سے کئی مرزا کی صحابیت سے نکل گئے، اس لئے یہ جھوٹی روایت بھی اس کی جھوٹی مہدویت پر راست نہ آئی۔

۹:...... ”مگر ضرور تھا کہ وہ مجھے کافر کہتے اور میرا نام دجال رکھتے کیونکہ احادیث صحیحہ میں پہلے سے یہ فرمایا تھا کہ اس

مہدی کو کافر ٹھہرایا جائے گا، اور اس وقت کے شریر مولوی اسے
کافر کہیں گے، اور ایسا جوش دکھلائیں گے کہ اگر ممکن ہوتا تو اس کو
قتل کرڈالتے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص:۳۸، روحانی خزائن ج:۱۱ ص:۳۲۲)

اس عبارت میں تین باتیں ''احادیث صحیحہ'' کے حوالے سے کہی گئی ہیں، اور تینوں جھوٹ ہیں، اس لئے اس عبارت میں نو جھوٹ ہوئے۔

۱۰:...... ''بہت سی حدیثوں سے ثابت ہوگیا کہ بنی آدم
کی عمر سات ہزار برس ہے، اور آخری آدم پہلے کی طرز ظہور پر
الف ششم کے آخر میں جو روز ششم کے حکم میں ہے پیدا ہونے
والا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص:۶۹۶، روحانی خزائن ج:۳ ص:۴۷۵)

آخری آدم کا فسانہ کسی حدیث میں نہیں آتا، اس لئے یہ بھی خالص جھوٹ ہے، دنیا کی عمر کے بارے میں بعض روایات آتی ہیں، مگر وہ روایات ضعیف ہیں، اور محدثین نے ان کو "ابین الکذب" سے تعبیر کیا ہے۔ (موضوعات کبیر ص:۱۶۲)

افترا علی اللہ کی دس مثالیں:

۱:...... ''سورہ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ
بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے، اور پھر پوری اتباع
شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روح
پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہوگیا
اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص:۱۸۹، روحانی خزائن ج:۲۱ ص:۳۶۱)

سورۂ تحریم سب کے سامنے موجود ہے، مرزا نے صریح طور پر جن امور کا

سورہ تحریم میں بیان کیا جانا ذکر کیا ہے، کیا یہ صریح افتراٗ علی اللہ نہیں؟

۲:...... ’’لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی، بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر (یعنی عیسیٰ علیہ السلام پر) ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا، اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا، یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے قرآن میں یحییٰ کا نام ’’حصور‘‘ رکھا، مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا، کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔‘‘

(دافع البلاءٗ ص:۴، روحانی خزائن ج:۱۸ ص:۲۲۰)

حضرات انبیاءٗ کرام کی طرف فواحش کا منسوب کرنا کفر ہے۔ مرزا قادیانی ایسے قصے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کرتا ہے، اور ایسے کفرِ صریح کے لئے قرآن کریم کے لفظ ’’حصور‘‘ کا حوالہ دیتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان قصوں میں ملوث تھے، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بہتان بھی ہے اور افتراٗ علی اللہ بھی۔

۳:...... ’’اور اس عاجز کو جو خدا تعالیٰ نے آدم مقرر کرکے بھیجا ...... اور ضرور تھا کہ وہ ابن مریم جس کا انجیل اور فرقان میں آدم بھی نام رکھا گیا ہے ......‘‘

(ازالہ اوہام ص:۶۹۶، روحانی خزائن ج:۳ ص:۴۷۵)

یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام قرآن کریم میں آدم رکھا گیا ہے، خالص جھوٹ ہے، اور اس مضمون کو انجیل سے منسوب کرنا دوسرا جھوٹ ہے، اور یہ کہنا

کہ مرزا کو اللہ تعالیٰ نے آدم مقرر کر کے بھیجا ہے، یہ تیسرا جھوٹ ہے۔

۴:......"اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے، اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ: **ھو الذی ارسل رسولہ ..... کلہ۔**"

(اعجاز احمدی ص:۷، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۱۱۳)

کون نہیں جانتا کہ اس آیت کریمہ کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے، پس یہ کہنا کہ تیری خبر قرآن میں ہے، ایک جھوٹ، حدیث میں ہے، دوسرا جھوٹ اور مرزا اس آیت کا مصداق ہے، تیسرا جھوٹ۔

اور ان تمام باتوں کو "مجھے بتلایا گیا ہے" کہہ کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا بدترین افترا علی اللہ ہے۔

۵:......"قادیان میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیش گوئی کے پہلے سے لکھا گیا تھا۔"

(ازالہ اوہام ص:۷۲ حاشیہ، روحانی خزائن ج:۳ ص:۱۳۹)

یہ بھی سفید جھوٹ اور افترا علی اللہ ہے۔

۶:......"لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا، وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے، اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرۂ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔"

(اربعین نمبر:۳ ص:۱۷، روحانی خزائن ج:۱۷ ص:۴۰۴)

ان چھ باتوں کو قرآن کریم کی پیش گوئیاں قرار دینا سفید جھوٹ اور افترا علی اللہ ہے۔

۷:......"پھر خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی۔"

(اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء، مجموعہ اشتہارات ج:۱ ص:۱۰۲)

اس اشتہار کے بعد مرزا کے عقد میں کوئی خاتون نہیں آئی، نسل کیسے چلتی؟ اس لئے اس فقرے میں اللہ تعالیٰ کی طرف جو بشارت منسوب کی گئی ہے یہ دروغ بے فروغ اور افترائے خالص ہے۔

۸:......"الہام بکر و ثیب، یعنی خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ، چنانچہ یہ الہام جو بکر سے متعلق تھا پورا ہوگیا......اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب ص:۳۴، روحانی خزائن ص:۲۰۱)

مرزا کے نکاح میں کوئی ثیب نہیں، محمدی بیگم کے بیوہ ہونے کے انتظار میں ساری عمر کٹ گئی مگر وہ بیوہ نہ ہوئی، اس لئے "بکر و ثیب" کا الہام محض افترا علی اللہ ثابت ہوا۔

۹:......"شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر ہوگیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا سو اس کا نام بشیر ہوگا......اب زیادہ تر الہام اس

بات پر ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک نکاح تمہیں کرنا پڑے گا، اور جناب الٰہی میں یہ قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی وہ صاحب اولاد ہوگی۔"

(مکتوبات احمدیہ ج:۵ ص:۲)

یہ سارا مضمون سفید جھوٹ ثابت ہوا۔

۱۰:....."اس خدائے قادر و حکیم و مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (احمد بیگ) کی دختر کلاں (محترمہ محمدی بیگم مرحومہ) کے لئے سلسلہ جنبانی کر ...... پھر ان دنوں جو زیادہ تصریح کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔" (اشتہار ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء)

یہ بھی دروغ خالص ثابت ہوا، مرزا، محمدی بیگم کی حسرت لے کر دنیا سے رخصت ہوا، اس عفت مآب کا سایہ بھی مدۃ العمر نصیب نہ ہوا، اور اس سلسلہ میں جتنے "الہامات" گھڑے تھے، سب جھوٹ کا پلندہ ثابت ہوئے، مرزا نے اس نکاح کے سلسلہ میں کہا تھا:

"یاد رکھو! کہ اس پیش گوئی کی دوسری جزو (یعنی سلطان محمد کا مرنا اور اس کی بیوہ کا مرزا کے نکاح میں آنا) پوری نہ ہوئی تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص:۵۴، روحانی خزائن ج:۱۱ ص:۳۳۸)

اللہ تعالیٰ نے ثابت کردیا کہ مرزا واقعتاً اپنے اس فقرہ کا مصداق تھا۔

یہ بیس مثالیں خدا و رسولؐ پر افترا کی تھیں، اب دس مثالیں حضرت عیسیٰ علیہ

السلام پر افترا کی ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دس جھوٹ:

ا:......"یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے مسجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا، اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا، اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا، اور شراب پیئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا، اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہ کرے گا۔" (حقیقۃ الوحی ص:۲۹)

مرزا کا اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے، جن کی تشریف آوری کے مسلمان قائل ہیں، مگر مرزا نے ان کی طرف جو چھ باتیں منسوب کی ہیں، یہ نہ صرف صریح جھوٹ بلکہ شرمناک بہتان ہے۔

۲:......"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔"

(حاشیہ کشتی نوح ص:۷۳، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۷۱)

۳:......"مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہوگیا تھا جب استاد کے سامنے اس کے حسن و جمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اس کو عاق کردیا...... یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کس طرح مسیح ابن مریم جوان عورتوں سے ملتا اور کس طرح ایک بازاری عورت سے عطر

ملواتا تھا۔"   (الحکم ۲۱رفروری ۱۹۰۲ء)

۴:......"اور یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے، اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتدا ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ تھا۔"

(حاشیہ ست بچن ص:۱۷۲، روحانی خزائن ج:۱۰ ص:۲۹۶)

ان تینوں حوالوں میں شراب نوشی اور دیگر گندگیوں کی جو نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کی گئی ہے، یہ نہایت گندا بہتان ہے، اور ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے اس گندے بہتان کی مذمت کرسکیں، اور ہم یہ تصور نہیں کرسکتے کہ کوئی شخص فحاشی و بدگوئی اور کمینہ پن کی اس سطح پر بھی اتر سکتا ہے!!

۵:......"ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔"   (اعجاز احمدی ص:۱۴، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۱۲۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیوں کو جھوٹا کہنا سفید جھوٹ اور صریح کفر ہے۔

۶:......"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں، مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا...... آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص:۶، روحانی خزائن ج:۱۱ ص:۲۹۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی نفی نہ صرف کذب صریح ہے بلکہ قرآن کریم کی کھلی تکذیب ہے، اور عجیب تر یہ کہ "تالاب کا معجزہ" ماننے کے لئے تیار

ہے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ماننے پر تیار نہیں۔

۷:......''اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوچکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔''

(حاشیہ ازالہ اوہام ص:۳۰۸، روحانی خزائن ج:۳ ص:۲۵۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف مسمریزم کی نسبت کرنا ایک جھوٹ، ان کے معجزات کو مسمریزم کا نتیجہ قرار دینا دوسرا جھوٹ، اس پر ''باذن وحکم الٰہی'' کا اضافہ تیسرا جھوٹ، اور حضرت مسیح علیہ السلام کو اس میں لپیٹنا چوتھا جھوٹ۔

۸:......''حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کا کام کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہوجاتی ہے۔''

(حاشیہ ازالہ اوہام ص:۳۰۳، روحانی خزائن ج:۳ ص:۲۵۵)

یوسف نجار کو حضرت مسیح علیہ السلام کا باپ کہنا ایک جھوٹ، حضرت مسیح علیہ السلام کو بڑھئی کہنا دوسرا جھوٹ، اور ان کے معجزات کو نجاری کا کرشمہ کہنا تیسرا جھوٹ۔

۹:......''بہرحال مسیح کی یہ تربی کاروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں، مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں، جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں، اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں

میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔‘‘

(حاشیہ ازالہ اوہام ص:۳۰۹، روحانی خزائن ج:۳ ص:۲۵۷)

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات کو ترّبی کارروائیاں کہنا، انہیں مکروہ اور قابل نفرت کہنا صریح بہتان اور تکذیب قرآن ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برتری کی امید رکھنا اور اس کو فضل و توفیق خداوندی کی طرف منسوب کرنا صریح کفر اور افترا علی اللہ ہے۔

۱۰:......’’آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے، اور ان کو یقین ہوگیا تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو، شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص:۶، روحانی خزائن ج:۱۱ ص:۲۹۰)

’’یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا۔‘‘ (حاشیہ ست بچن ص:۱۷۱، روحانی خزائن ج:۱۰ ص:۲۹۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف نعوذ باللہ! خلل دماغ، مرگی اور دیوانگی کی نسبت کرنا سفید جھوٹ ہے، یہ اور اس قسم کی دیگر تحریریں غالباً مرزا نے ’’مراق‘‘ کی حالت میں لکھی ہیں، جس کا اس نے خود کئی جگہ اعتراف کیا ہے، یہ مرزا کے جھوٹ کے تیس نمونے پیش کئے گئے ہیں، جن سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مرزا کو سچائی اور راستی سے کتنی نفرت تھی، اس تحریر کو مرزا کی ایک عبارت پر ختم کرتا ہوں:

’’ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہوجائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔‘‘

(چشمہ معرفت ص:۲۲۲، روحانی خزائن ج:۲۳ ص:۲۳۱)

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسے جھوٹے سے بچائے اور مرزائیوں کو بھی اس

جھوٹ سے نکلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون

وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العالمین

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ج:۱ ش:۲۵)